جلد ۹ | ۲۸ رو فا ۱۳۳۹ ھش ۳ صفر ۱۳۸۰ھ ۲۸ جولائی ۱۹۶۰ء | نمبر ۲

ایک اہم تبلیغی ضرورت کیلئے احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

موجودہ زمانہ میں بعض ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن سے دوسری قومیں اور ان کے مشنری بالخصوص عیسائی اپنے تبلیغی کاموں میں بہت فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً ٹیپ ریکارڈنگ مشین، موو ی کیمرہ اور پروجیکٹر وغیرہ۔

حال ہی میں ہمارے جرمن احمدی مسلمان مسٹر ولیم ناصر ہمارے ملک میں تشریف لائے اور بھارت کے مختلف شہروں میں جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں تشریف لے گئے ان کے پاس ٹیپ ریکارڈنگ مشین اور سلائیڈز دکھانے کا سامان تھا جس کے ذریعہ اُنہوں نے ہمارے بیرونی مشنوں کی تصاویر دکھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر سنائی۔ نظارت ہذا میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ولیم ناصر صاحب کے اس دورہ کا بہت اچھا اثر ہوا اور جماعت کے افراد کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی ہمارے جلسوں میں صرف اس وجہ سے شرکت کرتے رہے۔ گو مجھے ایک لمبے عرصہ سے خیال تھا مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ جلد تر اس کا انتظام ہو جانا چاہیئے کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈنگ مشین ہو جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اور تقاریر ریکارڈ کی جائیں صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کے پیغامات ریکارڈ ہوں اور اسی طرح بعض مذہبی مکالمات سوال و جواب کے رنگ میں ریکارڈ کئے جائیں۔

ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے علاوہ ایک موو ی کیمرہ اور پروجیکٹر بھی ہو، تاکہ ہم یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر بیرونی ممالک کی احمدیہ مساجد اور مشنوں کی تصاویر کھنچوا کر دکھانے کا بندوبست کر سکیں۔ اسی طرح مرکز سلسلہ اور باہر کی جماعتوں کی مختلف تقاریب کی تصاویر لے لی جائیں۔ اور جب بھی ہمارے سالانہ تبلیغی دورے ہوں تو عام تقاریر کے علاوہ ان تصاویر کو دکھا کر اور پیغامات سنا کر تبلیغ کی جائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس میں بھارت میں رہنے والے احمدی دوستوں اسی طرح عدن اور افریقہ وغیرہ علاقوں میں رہنے والے احمدی دوستوں سے بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ براہ مہربانی وہ مطلع فرما دیں کہ

۱۔ کس کمپنی کی ٹیپ ریکارڈنگ مشین، موو ی کیمرہ اور پروجیکٹر زیادہ اچھا مفید اور دیرپا رہے گا۔ اور ان کی قیمتیں کیا ہوں گی۔

۲۔ ان ہر سہ اشیاء کے مہیا کرنے میں وہ نظارت ہذا سے کس حد تک تعاون کر سکیں گے۔

نظارت ہذا ان ہر سہ اشیاء کو تبلیغی اغراض کے لئے خریدنا چاہتی ہے۔ البتہ اگر کسی احمدی دوست یا جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ یہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک خود خرید کر ہمیں دے سکیں تو ان کا یہ عمل ان کے لئے صدقہ جاریہ ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائیں گے۔

خاکسار
مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ
قادیان ۱۸-۷-۶۰

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد - ۲۲ر جولائی (بوقت ساڑھے نو بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق (اخبار الفضل میں شائع شدہ) اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کو رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی آئی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ!

احباب جماعت خاص توجہ و التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

قادیان ۲۴ر جولائی ہمارے جرمن احمدی بھائی مسٹر ولیم ناصر بکھوال کشمیر کی سیاحت کے بعد آج یہاں تشریف لے آئے آپ کی طبیعت قدرے علیل ہے۔ اسلئے چند روز آرام کی غرض سے یہاں ہی قیام فرمائیں گے اللہ تعالیٰ سے صرف کر بلند صحت یاب فرمائے اور ہر حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

قادیان ۲۶ر جولائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

امتحان رسالہ "ضرورت مذہب"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشہور لیکچر کا خلاصہ "ضرورت مذہب" جو ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس وقت جو لامذہبیت اور دہریت کی رو اکثر دنیا میں پھیل رہی ہے، اس کے ازالہ کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے جملہ مردوں، عورتوں اور ایسے بچے جو امتحان دے سکیں کو اس امتحان میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔

یہ امتحان مورخہ ۲۱ر اگست بروز اتوار ہوگا۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی فہرست جلد سے جلد دفتر ہذا کو بھجوا دیں تاکہ پرچے وغیرہ تیار کر کے بروقت بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ:- یہ رسالہ دفتر ہذا سے صرف چار آنہ میں مل سکے گا۔ ڈاک خرچ و پیکنگ خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

افریقہ میں اسلام کی تبلیغ

افریقہ میں اسلام کے تیزی کے ساتھ پھیلنے کی خبریں ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے متعلق بعض مسلم اخبار نویسیوں کا کہنا ہے کہ ایسی خبروں کو عیسائی مشنریوں اور صدر ناصر کے پراپیگنڈے کی وجہ سے کافی مبالغہ آمیز بنا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی اشاعت میں دوسری جگہ اخبار الجمعیۃ کا ایک مفصل نوٹ افریقہ میں تبلیغ اسلام ہی کے موضوع پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے ابتدا میں . . . . بھی معاصر نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تسلیم کر کو لیسے معاصرین کا عذر کسی حد تک درست ہے۔ اور کہ ایسی خبروں کی اشاعت سے عیسائی مشنریوں یا صدر ناصر کس حد تک اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور اس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ افریقہ میں اسلام جس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اسلام کے اس حیرت انگیز اثر و نفوذ کا باعث جہاں اسلام کی عام فہم اور اعلیٰ درجہ کی کامل و اکمل تعلیم ہے وہاں اس ہمہ گیر تعلیم کے پھیلانے میں سرفروش مبلغین اسلام کی قربانی کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ عیسائیت کا کامیابی سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی طرف دعوت دینے والے یہ مبلغین کون ہیں۔ روزنامہ "انقلاب" بمبئی نے تو صاف لفظوں میں کہا ہے کہ یہ احمدیہ جماعت کے افراد ہیں۔ مگر جمعیۃ العلماء ہند کے اخبار نے جان بوجھ کر اس تخصیص سے پہلوتہی کی ہے۔ احمدیہ جماعت خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے فریضۂ تبلیغ کو سرانجام دے رہی ہے۔ اور اس کو نام سے زیادہ کام سے غرض ہے۔ اس لئے کسی اخبار کا اس کے بارہ میں خاموش رہنا اس کے کام پر کسی طرح سے اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ البتہ معاصر کا وہ تفصیلی نوٹ جو دوسری جگہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے بوجوہ چند غور طلب ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض باتوں کے اظہار میں معاصر نے محض تجاہلِ عارفانہ سے کام لیا ہے مثلاً یہی کہ

"ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کون سے مسلمان مشنری ہیں جو افریقہ میں اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور انہیں کہاں سے امداد ملتی ہے"

کون نہیں جانتا کہ بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کامیاب فریضہ ایک لمبے عرصہ سے من حیث الجماعت صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی سرانجام دے رہی ہے۔ حتیٰ کہ جن امریکی رسائل و اخبارات میں ایک اور وش کی نسبت کا ذکر ہے انہی میں صاف الفاظ میں احمدیہ جماعت کے اس کارنامے کا کھلے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے یہ قطعی ناممکن ہے کہ کسی نے امریکی رسائل میں اس تقابلی نقشہ کا ذکر پڑھا ہو اور احمدیہ جماعت کی نسبت بیان اس کی نظروں سے اوجھل رہا ہو!!

افریقہ میں اشاعت اسلام کا کام محض یہ ہوا نہیں جسے بقول معاصر الجمعیۃ عیسائی مشنری اپنی مہم کو تیز کرنے کے لئے کھڑا کر دیتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ عیسائی مشنریوں کو سینکڑوں گنے زیادہ سہولیات حاصل ہونے کے باوجود احمدی مبلغین کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت افریقہ میں دیگر ہر جگہ جہاں اس کے مبلغین جاتے ہیں) اسلام کو ایک زندہ اور باخدا مذہب کے طور پر پیش کرتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جب عیسائی مشاد ڈاکٹر بلی گراہم افریقہ کے دورہ پر گئے تو ہمارے مبلغین نے اس میدان میں انہیں چیلنج دیا جس کو قبول کرنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ افریقہ میں عیسائی مشنریوں کو یورپ اور امریکہ کی حکومتوں اور مختلف اداروں کی طرف سے بے پناہ امداد۔ اور ہر طرح کی سہولیات کے باوجود وہ لوگ احمدی اسلامی مبلغین سے پٹ رہے ہیں۔ یہ نمایاں کامیابی درحقیقت خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا نتیجہ ہے نہ کہ کسی جماعت یا افراد کی ہمت و طاقت!! اور یہی وہ عظیم منبع ہے جہاں سے احمدی مبلغین کو امداد ملتی ہے۔ اس قسم کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نمونے آج سے چودہ سو سال پہلے صدر اسلام کی مثال تازہ کر دی! جس نے بدر اور احزاب کے مواقع پر اپنی قدرت کے نمونے دکھائے وہ اب بھی افریقہ کے تپتے صحراؤں میں ایسے ہی کرشمے دکھا رہا ہے ـــ

ایک طرف مٹھی بھر غریب احمدیہ جماعت ہے اور دوسری طرف ہر قسم کے سامانوں سے لدے ہوئے بائیبل سوسائٹیز کے طرز کے ادارے جو اپنے روپے کو پانی کی طرح بہاتے ہیں پھر بھی انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے!!

پچھلے دنوں افریقہ ہی میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہم نے لکھا تھا۔ کہ باقاعدہ تنظیم اور پروگرام کے ماتحت مشنری طریق سے تبلیغ اسلام کا کام احمدیہ جماعت ہی سرانجام دے رہی ہے جس پر ہمارے ایک پاکستانی معاصر بڑے جز بز ہوئے تھے۔ اور بڑے غم و غصہ کے اظہار کے سوا کسی اسلامی فرقہ کو اس میدان میں احمدیہ جماعت کے مقابل پر نہ لا سکے!!

بایں ہمہ جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو کبھی اپنی اجارہ داری قرار نہیں دیا بلکہ ہمیشہ ہی دوسرے مسلمانوں کو احمدی مبلغین کے دوش بدوش خدمت و اشاعت دین کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ سبھی مسلمانوں کا مشترکہ کام ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بسا اوقات عامۃ المسلمین کے اپنے ہی سرکردہ حضرات نے جماعت احمدیہ کے اس امتیازی کارنامہ کے ذکر سے انہیں غیرت دلائی اور شرمندہ کیا مگر وہ ہنوز گہری نیند سوئے پڑے ہیں۔

حیرت ہے کہ معاصر نے مسلمانوں میں مشنری طرز کی جماعت کی نفی کی ہے۔ حالانکہ جس واحد جماعت کی تبلیغی مساعی سے مسیحی کیمپ میں کھلبلی مچ چکی ہے۔ وہ سراسر تبلیغی جماعت ہے بیشک اس کے پاس اس قدر روپیہ نہیں اور نہ ہی وہ مسیحی مشنریوں کی طرح روپیہ بانٹ کر اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے دائرہ کو توسیع دیتی ہے مگر اس کے مبلغین تو جس کسی کو بھی اسلام میں داخل کرتے ہیں انہیں پکا اور سچا مسلمان بنا کر۔ اور اس پر یہ بات اچھی طرح واضح کر کے کہ اسلام یا احمدیت میں داخل ہونا کوئی ہمیدولوں کی سیج نہیں جماعت سے مالی منافع حاصل کرنے کی بجائے اسلام لانے کے بعد خود نو مسلم احمدی کو بھی داعی اسلام بن کر اپنے تن من دھن سے خدمتِ اسلام کے لئے تیار رہنا ہوگا کیونکہ اس وقت اسلام کی نازک حالت ہر سچے اور پکے مسلمان سے اس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ چنانچہ ہم اس بات کے ذکر میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ سرزمین افریقہ میں احمدی مبلغین کے ذریعہ جن لوگوں کو اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی۔ وہ نام کے مسلمان نہیں بلکہ اپنے ایمان و اخلاص اور خدمتِ دین کے جذبہ میں ایسے مخلص ہیں کہ ان کو دیکھ کر صدر اسلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کے بیشتر اخراجات کو خود اٹھا رکھا ہے۔ مساجد کی تعمیر میں (باقی صفحہ ۹ پر)

منادی کریں دینِ اسلام کی سب

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

اُٹھیں قادیاں سے وہ دیکھو گھٹائیں ۔۔۔ رفیقو اُٹھو حمد کے گیت گائیں

جو ربوے میں اکثر دمیں سے ہیں آئے ۔۔۔ وہ ہجرت کے داغ اپنے دل پر دکھائیں

برستا ہے کب دیکھئے ابرِ رحمت ۔۔۔ کہ جس کے لئے اشکِ حسرت بہائیں

کوئی مژدۂ وصل لے کر جو آئے! ۔۔۔ تو ہم راہ میں اس کی آنکھیں بچھائیں

خدا ایک ہے اور محمدؐ نبی ہے ۔۔۔ منارے پہ درویش اذانیں لگائیں

یہ آوازہ اکنافِ عالم میں پہنچے ۔۔۔ تو نغمۂ توحید سب گنگنائیں

مسیحِ محمدؐ کا جب نام آئے ۔۔۔ سرِ نیاز اقوامِ عالم جھکائیں

کہ موعود مصلح کی شہرت ہے ہر سُو ۔۔۔ اسی کے مبشر یہ مژدہ سنائیں

کہ ادیانِ عالم کا موعود آیا! ۔۔۔ ضروری ہے سب اس پر ایمان لائیں

اسی سے ہے وابستہ ہر اک ترقی ۔۔۔ وہی دُور کر دے گا ساری بلائیں

فریضہ مقدس ہر اک احمدی کا! ۔۔۔ یہی ہے کہ دُنیا میں وہ پھیل جائیں

منادی کریں دینِ اسلام کی سب
وہ جنت میں گھر اپنے اکمل بنائیں

خطبہ جمعہ

منافقت ایک خطرناک مرض ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے

قرآن کریم کی بیان فرمودہ علامات کے ذریعہ منافق کو بنہایت آسانی پہچانا جا سکتا ہے

جماعت کو اس مرض سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳ رجون سنہ [illegible] ء ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دُنیا میں سب سے بڑی مرض منافقت ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار (نساء ع ۲۱) منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے منافق ہمیشہ دوست بن کر دشمنی کرتا ہے۔ اور ظاہری جامہ وہ ایسا پہنا کرتا ہے کہ گویا تمہیں اپنی خیر خواہی کا یقین دلاتا ہے۔ منافقت جتنی جتنی پھیلتی ہے اتنی ہی جماعت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ کسی بُری چیز کو اچھی شکل دے دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ بعض سادہ لوح ہوتے ہیں۔ لوگ انہیں تمسخر کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ پر تھپڑ مار دیتے ہیں اور کہتے ہیں اوہو! تمہاری پیٹھ پر تو مٹی لگی ہوئی ہے۔ وہ ظاہر یہ کرتے ہیں کہ گویا ان کی خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل وہ اس کا تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ کئی قسم کی باتیں بنا بنا کر اپنی نیک نیتی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن واقعات پردہ ہٹا کر یہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ آیا ان کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا۔ یا بدنیتی پر۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی ایک سفر میں پیچھے رہ گئیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ ہر سفر میں ایک آدمی پیچھے چھوڑ جایا کرتے تھے تاکہ وہ ادھر ادھر دیکھ لے کہ قافلہ کی کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ اسی طرح اس سفر میں آپ ایک صحابی رضؓ کو اسی غرض کے لئے اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھا وہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا آئے اور اگر قافلہ کی کوئی چیز گر گئی ہو تو وہ اُسے اٹھا لے۔ وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں سامان کی تلاش میں ادھر اُدھر پھر رہا تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ میدان میں ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے پاس آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو غلطی سے پیچھے رہ گئی ہیں۔

بات یہ ہوئی

کہ جب رات کو قافلہ چلا تو حضرت عائشہ رضؓ اس وقت حاجت کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں اور چونکہ آپؓ ان دنوں دُبلی پتلی تھیں اور آپؓ کا بوجھ کم تھا قافلہ کے منتظم نے ان کا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور خیال کیا کہ آپؓ اندر ہی ہوں گی جب آپؓ واپس آئیں اور دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔ تو آپؓ کو سخت پریشانی ہوئی اور وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئیں۔ صبح جب اس صحابی رضؓ نے آپؓ کو دیکھا تو اس نے زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اس آواز سے حضرت عائشہ بیدار ہو گئیں۔ اُنہوں نے قریب پہنچ کے اپنا اونٹ بٹھا لیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سوار ہو گئیں۔ اور وہ خود بھاگ کر مدینہ چل پڑے۔ جب مدینہ میں پہونچے تو بعض لوگوں نے جو منافق تھے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ حضرت عائشہ رضؓ کا پیچھے رہ جانا بلا وجہ نہیں تھا۔ بلکہ اس میں ضرور کوئی بات ہے چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ اُن لوگوں کی

منافقت کی بڑی علامت

یہی تھی۔ کہ وہ اصل آدمی کے پاس جا کر بات نہیں کرتے تھے کسی شخص کا اصل آدمی کے پاس جا کر اُسے اس کی بُرائی کی طرف توجہ نہ دلانا۔ بلکہ اودھر ادھر لوگوں میں اس کی طرف منسوب کر کے برائی پھیلانا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ منافقت کرتا ہے اور اس کی ظاہری خیر خواہی محض

بناوٹ ہے

اس کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ بدظنی اور برائی پھیلے۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ وہ اصل آدمی کے پاس جا کر اپنی بات بیان نہیں کرتا۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے کیا اس طرح اس شخص کی اصلاح ہو جائے گی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ منافق [illegible] سے مجاہرہ کرتا ہے

ہم دیکھتے ہیں

کہ کتا اپنے مالک کو دیکھ کر کودتا ہے نوکر اپنے مالک کی وجہ سے ناز کرتا ہے کوئی شخص کسی سے بدکلامی کرتا ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے میں اگر اسے گالیاں دوں گا۔ تو یہ خاموش رہے گا اسی طرح ایک منافق دوسرے شخص کی شرافت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ یہ شریف آدمی ہے۔ اس لئے یہ میری بدکلامی کا جواب نہیں دے گا۔ میں بے شک بدزبانی کروں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔

غرض کسی شخص کی منافقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اصل شخص کے سامنے اس کی بُرائیاں بیان نہیں کرتا بلکہ دوسرے لوگوں میں

بدظنی پھیلاتا ہے

اس علامت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی منافق کو پہچان نہیں سکتا تو اس سے احمق دنیا میں اور کوئی نہیں۔ منافق کو پہچاننے سے زیادہ آسان پہچان اور کسی چیز کی نہیں۔ اگر کوئی شخص زید کی بُرائیاں بکر کے سامنے بیان کرتا ہے تو یہ یقینی طور پر اس کی منافقت کی علامت ہے۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ اس کی غرض اصلاح ہے۔ لیکن کیا زید کی بُرائیاں بکر کے سامنے بیان کرنے سے اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ زید کی اصلاح تو اسی وقت ہوگی۔ جب وہ زید کے پاس جا کر اسے اس کے نقص کی طرف توجہ دلائے گا اور کہے گا کہ تم میں فلاں فلاں نقص ہے۔ یا مثلاً فضل دین نماز نہیں پڑھتا وہ بدر دین کے پاس جا کر کہتا ہے فضل دین نماز نہیں پڑھتا یا مثلاً بدر دین روزے نہیں رکھتا۔ وہ فضل دین کے پاس جا کر کہتا ہے بدر دین روزے نہیں رکھتا۔ تو کیا بدر دین کے پاس باتیں کرنے سے فضل دین نماز پڑھنے لگ جائے گا۔ یا فضل دین کے پاس باتیں کرنے سے بدر دین روزے رکھنے لگ جائے گا۔ فضل دین کی اصلاح اسی وقت ہوگی جب وہ اس کے پاس جا کر کہے گا کہ تم نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ بُری بات ہے۔

تم اپنی اصلاح کرو

اور بدر دین کی اصلاح اسی وقت ہوگی جب وہ اس کے پاس جا کر کہے گا کہ تم روزے نہیں رکھتے۔ یہ بُری بات ہے تم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ مگر جو شخص ایک آدمی کی بُرائیاں دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ وہ منافق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت ایک شخص کو جو اس کے پاس سے گذر رہا تھا گالیاں دے رہی تھی۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ تم نے اسے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا میں نے اسے سلام کیا تھا۔ اور یہ گالیاں دینے لگ گئی ہے اور تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ لوگوں نے اس عورت سے بھی دریافت کیا کہ تم اسے گالیاں کیوں دیتی ہو اس نے تو تمہیں صرف سلام کیا ہے۔ وہ کہنے لگی۔ یہ شخص مجھے کہتا ہے " بھابی کا نیئے سلام " گویا وہ شخص سلام کی خاطر سلام نہیں کرتا تھا بلکہ بھابی کانی کہنے کی خاطر سلام کرتا تھا

جس شخص کی اصلاح مدنظر ہو

اس کی برائیاں اسی کے سامنے یا اس کے گارڈین کے سامنے بیان کرنی چاہئیں۔ تبھی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بات سچ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹ ہو لیکن کہنے کا فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بات اسی شخص کے سامنے بیان کی جائے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہو لیکن اگر کوئی شخص اصل آدمی کے علاوہ کسی اور کے سامنے باتیں کرتا ہے تو یہ علامت ہے اس کی منافقت کی۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے۔ جو یہ دعوے کرے کہ میں اتنی چھوٹی عقل کا ہوں کہ میں ایک منافق کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ منافق کو پہچاننا نہایت آسان ہے مومن اس کی پیشانی پر منافق لکھا ہوا دیکھتے ہیں یہ نہیں کہ واقعہ میں یہ لفظ ان کی پیشانی پر سیاہی سے لکھا ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تعرفہم بسیمٰھم۔ منافق کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ ان علامتوں میں سے

ایک علامت یہ بھی ہے

کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر تمہاری بات کہتا ہے۔ وہ تمہارے سامنے

آ کر وہ بات بیان نہیں کرتا۔ اگر تم چندہ نہیں دیتے اور واقعہ میں وہ تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہے تو تم سے کہے کہ تم چندہ کیوں نہیں دیتے۔ اگر تمہارا کوئی دوست نماز نہیں پڑھتا۔ اور تمہیں سچ مچ اس کی اصلاح مدنظر ہے۔ تو جو نماز نہیں پڑھتا۔ اسے جا کر کہنا چاہیئے کہ تم نماز پڑھا کرو۔ مثلاً فضل دین چندہ نہیں دیتا اور نور الدین نماز نہیں پڑھتا اب فضل دین کے پاس جا کر یہ کہنے سے کہ نور الدین نماز نہیں پڑھتا نور الدین کس طرح نماز پڑھنے لگ جائے گا۔ یا نور الدین کے پاس جا کر یہ کہنے سے کہ فضل دین چندہ نہیں دیتا۔ کیا وہ چندہ دینے لگ جائے گا۔

ایسا شخص منافق ہے

جو تمہیں اپنے چندے اور نماز کا دھوکہ دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایک مصلح کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ مومن ہے اور اس کی غرض اصلاح ہے تو وہ کیوں فضل دین کے پاس جا کر نہیں کہتا کہ تم چندہ نہیں دیتے نور الدین کے پاس جا کر کیوں کہتا ہے کہ فضل دین چندہ نہیں دیتا۔ اس کی غرض اصلاح ہے تو وہ نور الدین کے پاس جا کر کیوں نہیں کہتا کہ تم نماز نہیں پڑھتے۔ وہ فضل دین کے پاس جا کر نور الدین کے نقص کیوں بیان کرتا ہے

اسی طرح یہی منافقت اس کی باقی باتوں میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً

قرآن کریم کہتا ہے

کسی کو مارنا نہیں چاہیئے۔ وہ کسی کو مار بیٹھے اور کوئی دوسرا شخص اس کو جا کر کہے میاں تم نے اس کو کیوں مارا ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کسی کو مارنا نہیں چاہیئے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ بھلا اس بغیر گذر ہوتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ غلط تعلیم دی ہے۔ وہ سمجھتا ہے میرے سوا سب لوگ احمق ہیں عقلمند صرف میں ہی ہوں میں جو بات کہتا ہوں وہ درست ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے تم

عدل سے کام لو

لیکن وہ کہتا ہے کیا عدل اور انصاف سے بھی کام چلتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ صرف وہی عقلمند ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ نے غلط تعلیم دی ہے۔

اور اگر یہی بات ہے تو اسے کس نے کہا تھا کہ وہ قرآن کریم کو مانے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ لاکھوں عیسائی ایسے ہیں۔ جو آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ لاکھوں یہودی ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ لاکھوں ہندو اور سکھ ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے اسے کس گدھے نے کہا تھا کہ تو قرآن کریم کو مان اور پھر اس کی تردید کر۔ یا مثلاً قرآن کریم کہتا ہے تم سچ بولو مگر وہ کہتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو گزارا ہی نہیں

اس کے معنے یہ ہیں

کہ یا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ غلط تعلیم دی ہے اور یا کہنے والا گدھا ہے۔ اس گدھے کو کس نے کہا تھا کہ وہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آخر سارے ہندو سکھ اور عیسائی اور یہودی بھی تو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ کو نہیں مانتے اسے کس نے مجبور کیا ہے کہ وہ ادھر قرآن کریم پر ایمان لائے اور ادھر کہے کہ یہ کتاب جھوٹی ہے۔ وہ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے اور پھر آپ کی تعلیم کے خلاف عمل کرے۔

غرض

منافقت ایسی چیز نہیں

جس کا پتہ نہ لگ سکے۔ کسی شخص کی منافقت کی علامت یہی ہے کہ اگر اس کے پاس قرآن کریم کا حکم آ جائے تو وہ کہہ دیتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اگر وہ یہودی ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ اگر وہ ہندو ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ اگر وہ سکھ ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اور یہ کہہ کر کہ میں قرآن کریم کو مانتا ہوں۔ وہ کہتا ہے۔ جھوٹ کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں۔ اسی چیز کا نام منافقت ہے۔ وہ پہلے یہ سمجھے کہ میں قرآن کریم کو نہیں مانتا۔ پھر ایک ایک آیت پڑھ کر اسے جھوٹا کہے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر وہ ایک طرف تو کہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں اور دوسری طرف قرآن کہے سچ بولو اور وہ کہے میں جھوٹ بولوں گا۔ قرآن کریم کہے تم

کسی پر بہتان مت لگاؤ

لیکن وہ کہے میں بہتان لگاؤں گا تو

کریم کہے تم کسی پر ظلم نہ کرو اور وہ کہے بھلا اس کے بغیر بھی کام چلتا ہے اور اس طرح وہ قرآن کریم کے ایک ایک حکم کو رد کرے اور پھر کہے میں لا الٰہ الا اللہ پر ایمان رکھتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا ہر حرف اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا ہمزہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا لام اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا دوسرا لام اس پر لعنت کرتا ہے۔ ایک طرف وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں۔ اور قرآن کریم کو مانتا ہوں اور دوسری طرف وہ کہتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اس کی ہر آیت جھوٹی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے سچ بولو مگر وہ کہتا ہے میں سچ نہیں بولوں گا۔ پھر وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں۔

یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے

اگر یہ علامات تم میں پائی جاتی ہیں تو سمجھ لو تم منافق ہو۔ اگر تمہارا ہمسایہ قرآن کریم کے متعلق کہتا ہے کہ بھلا اس کی تعلیم پر عمل کر کے گذارہ ہو سکتا ہے تو وہ بھی منافق ہے۔ اگر واقعی اس کے ساتھ کام نہیں چلتا۔ تو خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو کام قرآن کریم سے ہی چلے گا۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم پر چلنے سے کام نہیں چلتا وہ جھوٹا ہے۔ قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ بہرحال سچا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو ٹٹولو۔ تو دس آدمیوں میں پانچ ایسے ہوں گے جو جہالت کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے کہ وہ منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ اس بات کو جان لیں تو فوراً اپنی اصلاح کر لیں۔ جیسے بعض بیمار ایسے ہوتے ہیں جو بیماری کا علم نہ ہونے کی وجہ سے بیماری کا علاج نہیں کراتے

اصل حقیقت یہ ہے

کہ جب تک منافقت کو دور نہ کیا جائے جرم اور عدم جرم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ بعض لوگ تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ یہ کتنی سچی بات ہے آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اس میں شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ منافق تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول

ہیں۔ لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اپنے اس قول میں جھوٹے ہیں۔ دراصل بات تو وہ سچی کہتے تھے۔ لیکن جب وہ منہ سے یہ بات کہتے تھے تو ان کے دل اس بات کو نہیں مانتے تھے وہ منہ سے یہ کہتے تھے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر یہ سچے ہوتے تو یہ کہتے کہ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ غرض منافق کو پہچان لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر وہ آدمی جو تمہارے ملنے والے کی تمہارے پاس برائی بیان کرتا ہے

تمہیں سمجھ لینا چاہیئے

کہ وہ منافق ہے۔ اگر وہ سچا ہوتا۔ اگر وہ نیک ہوتا۔ تو وہ اصل آدمی کے پاس جاتا اور اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاتا۔ اس علامت کے ہوتے ہوئے جو شخص ایک منافق کو پہچان نہیں سکتا وہ سب سے بڑا احمق ہے۔ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر وہ دوسرے کی برائیاں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ تو وہ تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے بھی بیان کرتا ہو گا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ وہ دوسروں کی برائیاں تو تمہارے سامنے بیان کرے۔ اور تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے بیان نہ کرے۔ درحقیقت تم اسے دوست سمجھ رہے ہوتے ہو اور وہ تمہیں احمق سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اور تم واقعہ میں بیوقوف ہوتے ہو۔ کیونکہ تم اس کی بات سن لیتے ہو جب وہ تمہارے پاس آتا ہے اور دوسرے کی برائیاں بیان کرتا ہے تو تم اسے کہہ دو۔ میں تمہاری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تم منافق ہو

اگر تمہاری نیت نیک ہے

تو تم اصل آدمی کے پاس جا کر اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ۔ مومن کا یہ طریق ہونا چاہیئے کہ جب اس کے پاس ایک آدمی آئے تو وہ اسے کہہ دے اگر تم میرے سامنے میری برائیاں بیان کرنا چاہتے ہو تو میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ اور دوسرے کی اگر نیکیاں بیان کرنا چاہتے ہو تب بھی میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن دوسرے کے عیوب سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کے عیوب سنانے ہیں تو اسی کے پاس جاؤ اور اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ۔ میں اس کی اصلاح کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ بہرحال منافق کی پہچان کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر جاہل سے جاہل آدمی بھی

سے پہچان لیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

منافق کی بعض اور علامات

بھی بیان کی ہیں مثلاً آپ فرماتے ہیں۔ کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے واذا خاصم فجر اور جب وہ کسی سے جھگڑا کرتا ہے گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ اسی طرح وہ دوسرے پر اتہام لگاتا ہے۔ دوسرے کی عیب چینی کرتا ہے قرآن کریم کہتا ہے وہ یہ کام کسی نیک نیت کی بناء پر نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا مقصد بھچینی اور بدظنی پھیلانا ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا ان تشیع الفاحشۃ تا بے چینی اور بدظنی پھیلے۔ اگر وہ نیک نیت ہے تو سیدھا اصل آدمی کے پاس جاکر اس کی بُرائی بیان نہیں کرتا۔ غرض منافقت

سب سے بڑی مرض ہے

دنیا کی تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں اور سنجیدگی اور بہادری تقوے سے پیدا ہوتا ہے۔ تم ان باتوں پر غور کرنے کی عادت ڈالو اور دیکھو کہ آیا تم میں منافقت تو نہیں پائی جاتی۔ اگر تم اپنے آپ میں منافقت کی علامات پاتے ہو تو اس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ دوسرے منافق ہمسایہ کو منہ لگانے کی عادت چھوڑ دو۔ اور

اس سے بچنے کی کوشش کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں چک سکندر ضلع گجرات کے چند آدمی قادیان جایا کرتے تھے۔ ان کے قلندر خاں اور سکندر خاں وغیرہ نام تھے وہ نہایت مخلص احمدی تھے اور ایک ساتھ قادیان جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان میں سے دو تین آدمی قادیان گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ماموں زاد بھائی تھے وہ عموماً ورد وغیرہ کرتے رہتے تھے اور باغبانی کا انہیں شوق تھا۔ ان کی باغیچی بڑے باغ کے راستہ میں تھی۔ اس زمانہ میں لوگ تبرکاً باغ کی زیارت کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ آپ کے والد صاحب کا لگایا ہوا تھا۔ یہ لوگ بھی وہاں زیارت کے لئے گئے۔ ان میں سے ایک جلدی جلدی قدم اٹھاتے چلا جا رہا تھا۔ اور باقی دو اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے کہ ان میں سے جو شخص آگے پہنچا۔ وہ ہمارے چچا کے پاس گیا ہمارے چچا کو دوسرے لوگوں کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی بیعت سے ورغلانے کی عادت تھی۔ انہوں نے اس شخص سے کہا۔ میاں تم یہاں کیوں آتے ہو۔ کیا مرزا صاحب سے ملنے آئے ہو۔ یہ تو محض دوکانداری ہے مرزا صاحب میرے رشتہ دار ہیں اُن کا خیر خواہ مجھ سے زیادہ اور کون ہوگا۔ اگر وہ سچے ہوتے تو ہم کیوں ایمان نہ لے آتے۔ تم کیوں اپنی عاقبت خراب کرتے ہو۔ یہ تو روپیہ کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دوکانداری ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس دوست نے اپنے دوسرے بھائیوں کو جو اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے بلانا شروع کیا اور کہا۔ جلد آؤ۔ جلد آؤ۔ ہمارے چچا نے سمجھا کہ یہ شخص مجھ سے متاثر ہوگیا ہے۔ اور اب اپنے دوسرے ساتھیوں پر اپنا

اثر ڈالنا چاہتا ہے

جب وہ دونوں قریب آئے تو انہوں نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ ہمارے چچا کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہوکر کہا۔ قرآن کریم میں شیطان کا جب ذکر آتا تھا۔ تو ہم حیران ہوتے تھے۔ اور ہمیں شوق ہوتا تھا کہ شیطان کی شکل دیکھیں۔ خدا تعالے کہتا تھا۔ کہ شیطان بھی ایک وجود ہے۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ آج میں نے شیطان کو دیکھ لیا ہے۔ یہ شیطان ہے۔ تم بھی اسے اچھی طرح دیکھ لو پھر نہ کہنا ہمیں پتہ نہیں لگا کہ شیطان کیا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے احمدیوں سے چھیڑ خوانی چھوڑ دی۔ پس اگر تم مومن ہو تو جب بھی تمہارے پاس کوئی شخص دوسرے کی برائیاں بیان کرے۔ تو اسے بتا دو۔ کہ تم منافق ہو۔ ورنہ

کیا وجہ ہے

کہ تم اصل آدمی کے پاس جاکر یہ برائیاں بیان نہیں کرتے اگر تم ایسا کروگے۔ تو وہ آئندہ جرأت نہیں کرے گا۔ اور تمہارے ساتھی کے پاس جاکر بھی وہ ایسی باتیں نہیں کرے گا اور اگر وہ تمہارے جیسا جری نہیں۔ تب بھی وہ خیال کرے گا کہ کہیں یہ بھی ایسی جرأت نہ کرے اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تھوڑے دنوں میں اس کی منافقت دور ہو جائے گی۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو گویا تم اُسے منافقت میں اور زیادہ دلیر ہو جانے کا موقعہ دیتے ہو اور اسے وہ بات کہنے کا موقعہ دیتے ہو۔ جو عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہی

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا۔ لیخرجن الاعز منہا الاذل جو شخص مدینہ میں سب سے زیادہ معزز ہے وہ نعوذ باللہ سب سے ذلیل شخص یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا اسے یہ جرأت ایسے ہی لوگوں نے دلائی تھی۔ جو اسے دیکھ کر واہ واہ کرتے تھے۔ وہ سمجھتا تھا میں ایک بڑا لیڈر ہوں۔ میں مدینہ میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں مدینہ واپس جاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعوذ باللہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں باہر نکال دوں گا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کا دماغ منافقوں کی اس قسم کی باتوں کی وجہ سے خراب ہوگیا تھا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کمال حاصل تھی۔ کہ خدا تعالے نے آپ کے اکثر ساتھی مومن پیدا کئے ہوئے تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کا ایک بیٹا تھا وہ بھی اس لشکر میں شامل تھا جس کے سامنے

عبداللہ بن ابی بن سلول

نے یہ بات کہی تھی۔ وہ مدینہ کا بہت بڑا سردار تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مدینہ والوں نے اسے تاج پہنانے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی شان کے دھوکہ میں آکر کہ مدینہ والے اس کے سر پر تاج رکھنے والے تھے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے بھاگ کر وہاں پناہ گزین ہوئے تھے۔ یہ الفاظ کہے کہ مجھے مدینہ پہونچ لینے دو۔ میں جو سب سے زیادہ معزز ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعوذ باللہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں وہاں سے باہر نکال دوں گا۔ اس کے بیٹے نے یہ بات سن لی۔ لشکر جب واپس ہوا اور مدینہ کی دیواریں نظر آنے لگیں۔ بہنیں اپنے بھائیوں کو ماں باپ اپنے بیٹوں کو اور بیویاں اپنے خاوندوں کو دیکھنے کے لئے مدینہ سے باہر آئیں۔ جب ہر شخص اپنے عزیز کو ملنے کے لئے بے تابانہ آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے لڑکے نے اپنی تلوار سونت لی اور مدینہ کی ایک گلی کے سرے پر کھڑا ہوگیا اور اپنے باپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ فقرہ کہا تھا کہ میں جو سب سے زیادہ معزز ہوں۔ مدینہ جاکر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو جو سب سے زیادہ ذلیل ہیں باہر نکال دوں گا۔ خدا کی قسم میں تمہیں تحریرے ٹکڑے کر دوں گا جب تک۔ تم یہ نہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور تم سب سے زیادہ ذلیل ہو۔ میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے بیٹے کو بہتیرا ٹالنا چاہا۔ اور کوشش کی کہ کسی طرح یہ بات ٹل جائے۔ لیکن بیٹا نہ مانا۔ اس نے کہا کہ اگر تم یہ نہ کہو گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ تو میں تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ آخر اسے یہ فقرہ کہنا پڑا۔ اور سارے مدینہ کے سامنے اس نے یہ کہا۔ کہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ تب اس کے بیٹے نے کہا۔ تم اب گذر جاؤ تم سب سے زیادہ ذلیل ہو۔ اور تم نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے یہ الفاظ کہنے والا بیٹا تھا۔ اور جس کو یہ الفاظ کہے گئے۔ وہ باپ تھا۔ غرض جس شخص کے اندر ایمان پایا جاتا ہے۔ وہ علامات سے اندازہ لگا کر منافق کو فوراً پہچان لیتا ہے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر شخص کو زنا کرتے ہوئے دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر ڈالے آپ نے فرمایا نہیں۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قاضی کے پاس جاؤ۔ تم خود فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہو۔ غرض اسلام نے کچھ اصول مقرر کئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان اصولوں کو نہیں مانتا۔ تو خدا تعالے نے اس کے لئے کوئی قید نہیں لگائی۔ وہ بے شک انہیں نہ مانے مگر جب تک وہ قرآن کریم کو سچا مانتا ہے۔ یہ انتہائی بے حیائی ہے کہ وہ ایک طرف یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو سچا مانتا ہوں اور دوسری طرف وہ عملی طور پر اس کا انکار کر دے۔

اس کے معنی یہ ہیں

کہ وہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بیوقوف سمجھتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی پٹھان تھا اس نے فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ پڑھا تھا کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کی حرکات کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے۔ تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو جو اس وقت بچے

تھے گرو میں اُٹھا لیتے تھے اور نماز نہیں توڑتے تھے۔ آپ جانتے تھے کہ نماز کا بچانا اصل فرض ہے۔ اگر بچہ پاس کو دا چیخیں مارتا رہے گا۔ تو نماز خراب ہو گی۔ اسی طرح آپ نماز میں ضرورت پر دروازہ بھی کھول دیتے تھے۔ کیونکہ اگر دروازہ کھولا نہ جائے تو کھٹکھٹانے والا دروازہ کھٹکھٹاتا چلا جائے گا۔ اور اسی طرح نماز خراب ہوگی۔ پٹھان فقہ کو احادیث پر مقدم سمجھتے ہیں اور

یہ فقہ کا مسئلہ ہے

کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس پٹھان نے جب یہ حدیث پڑھی تو تڑپنے لگا۔ کہ محمدؐ کا نماز ٹوٹ گیا۔ سننے والے نے کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ٹوٹی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز سکھائی ہے اس پٹھان نے جواب دیا۔ کہ کنز میں یوں لکھا ہے۔

پس وہ شخص جو ایسا جواب دیتا ہے اس کے پاگل اور منافق ہونے میں کیا شبہ ہے۔ کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی شخص احمق ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے کہ مجھ میں عقل زیادہ ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ میں نعوذ باللہ کم ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر بات قرآن کریم سے نہیں بلکہ فقہ سے سمجھنی چاہیئے۔

دعائے مغفرت

مکرم سید باغ علی شاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ایسر پج مورخہ ۱۵ جون ۱۹۶۰ء سٹیٹ ہسپتال اسلام آباد کشمیر میں چند ایک مہینوں کے علالت کے بعد بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۶ جون کو مرحوم کی نعش یہاں پہنچی اور اسی روز رات کے ۹ بجے سپرد خاک کیا گیا۔ جماعت یاڑی پورہ کے احباب بھی جنازہ پر پہنچ گئے۔ جنازہ مولوی عبدالرحیم صاحب دہقانی مبلغ نے پڑھا مرحوم جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار راجہ غلام محمد خان
صدر جماعت احمدیہ چک ایسر پج کشمیر

افریقہ میں اسلام کی تبلیغ

—— (بقیہ صفحہ ۲) ——

خوشی سے حصہ لیتے ہیں اور دینی تعلیم حاصل کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں۔

معاصر الجمعیتہ نے اپنے اس تازہ نوٹ کے آخر میں اور اس سے پہلے بھی چند بار اسلام کے طریق تبلیغ کو صرف عملی نمونہ تک محدود رکھا ہے۔ اور اس کے نزدیک گویا مسیحی مشنریوں کے طریق تبلیغ کی اسلام میں گنجائش نہیں۔ اور جب صورت یہ ہے کہ معاصر کے بتائے ہوئے طریق کو مسلمان کبھی نہ آزما سکے بلکہ ان کا عمل ہمیشہ اُلٹا رہا تو پھر اسلامی تعلیمات کی اکملیت کا دعویٰ کیا ہوا؟ اس کے برعکس میدان تبلیغ میں عیسائیت سے نعوذ باللہ مات کھا گیا ہے۔ لیکن یہ خیال قرآنی تعلیم کے آئینہ میں نظرثانی کا محتاج ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تو صاف الفاظ میں مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ

جاھدھم بہ جھاداً کبیراً

کہ مسلمانو! قرآن کریم کے ذریعہ تم مخالفین اسلام کی جد وجہد کو ناکام بنانے کی پوری سعی کرو۔

مشکل تو یہ ہے کہ علماء ظواہر نے اسلامی جہاد کو صرف جہاد بالسیف تک محدود کر دیا ہے اور اس بات کو نہ سوچا کہ اسلامی جہاد کی نوعیت بھی زمانہ کے حالات کے ساتھ ساتھ بدلتی چلی جاتی ہے۔ جس قسم کی کوشش اسلام کے مخالفین کی طرف سے اس کے خلاف کی جائے اسی نوعیت کی جد وجہد اسلام کی طرف سے مدافعانہ رنگ میں کی جانی چاہیئے۔ افسوس کہ اس خیال نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا اور اس قدر تلخ تجربہ کے باوجود علماء کی جماعت اپنے پرانے موقف پر جمی ہوئی ہے۔ اور بقول علامہ اقبال سے

اقبال بڑا اُپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

الحمد للہ کہ احمدیہ جماعت اس زمانہ کے مامور اور سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل کی ہدایت کی روشنی میں ہمیشہ سے اس جہاد کبیر میں مصروف ہے۔ اور اس اعتقاد پر نہایت پختگی سے قائم ہے کہ اسی سے اسلام کی موعودہ سر بلندی اور عالمگیر روحانی غلبہ وابستہ ہے۔ جس کے واضح آثار ابھی سے دکھائی دے رہے ہیں۔ باوجود الحادی طاقتوں کے پوری قوت کے ساتھ مذہب پر حملہ آور ہونے اور دجالی فتنوں کے تند سیلاب کے اُمڈ آنے کے تاہم ترانا خدا کی مکتبیں اندر ہی اندر جو

دلوں میں سچے مذہب اور حقیقی روحانیت کی تڑپ پیدا کر رہی ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ ان سب کی روحانی تشنگی اسلام کے مصفیٰ چشمہ سے دور ہوگی جس کی صحیح نشاندہی احمدیہ جماعت کی طرف سے کی جاتی ہے نہ کہ نام کے مسلمانوں کی طرف سے جن کے پاس اسلام کی عجیب وغریب تاویلات ہیں!!

شیخ محمد یعقوب صاحب درویش کی وفات

مرحوم بہت دیندار اور مخلص اور وفادار احمدی تھے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

پرسوں بروز بدھ ربوہ میں شیخ محمد یعقوب صاحب درویش کا جنازہ ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز آیا اور رات کے وقت مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ باوجود اس کے کہ کافی رات گزر چکی تھی ربوہ کے بہت سے مخلص دوست جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے اور اپنی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مرحوم کو سپرد خاک کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وکل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

مرحوم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹ متصل ربوہ کے رہنے والے تھے ملکی تقسیم کے وقت خدمت سلسلہ کی غرض سے قادیان چلے گئے تھے اور پھر انہوں نے باوجود لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے یہ سارا عرصہ بڑے اخلاص اور صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ قادیان میں گزارا اور اپنے ایام درویشی میں کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں پیدا ہونے دیا بلکہ دوسروں کے لئے اخلاص اور وفاداری کا پاک نمونہ قائم کیا۔ مرحوم اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بچوں کے پاس علاج کی غرض سے ڈھاکہ مشرقی پاکستان چلے گئے تھے۔ اور وہیں وفات پائی۔ ان کے بچوں نے جو خدا کے فضل سے باپ کی طرح مخلص ہیں نہ صرف ان کی خدمت اور تیمار داری کا پورا پورا حق ادا کیا اور صرف کثیر سے ان کا جنازہ ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور اور پھر ٹرک کے ذریعہ ربوہ لائے اور باپ کی آخری خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مرحوم کے بوڑھے والد شیخ تاج محمود صاحب چنیوٹ میں رہتے ہیں اور بہت ہی نیک اور مخلص بزرگ ہیں۔ جن کا اکثر وقت مسجد میں گذرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے ضعیف المعمر باپ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحوم کے چاروں بیٹوں اور دیگر عزیزوں کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور دین و دنیا کی نعماء سے نوازے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵ جولائی ۱۹۶۰ء)

تعزیتی ریزولیوشن منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

بر وفات محترم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش مرحوم

قادیان ۲۲ جولائی۔ محترم شیخ محمد یعقوب صاحب کی وفات کے سلسلہ میں آج بعد نماز جمعہ قادیان کے ممبران کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار داد تعزیت متفقہ طور پر پاس ہوئی:-

"ہمارے محترم درویش بھائی شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی اپنی درویشی کا ایک لمبا عرصہ نہایت خاموشی، اخلاص اور مومنانہ شان کے ساتھ گزار کر ایک طویل بیماری کے بعد ڈھاکہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اسنے نیک تھے کہ ان کی نیکی قابل رشک تھی۔ اور شرافت نے گویا مجسم ہو کر انسان کی شکل اختیار کر لی تھی۔ مرحوم خاموش طبع اور بے ضرر انسان تھے۔ ان کی یہی وہ صفات تھیں جن کی وجہ سے مرحوم کی وفات کی خبر نے ہم تمام درویشوں کو دلی صدمہ پہنچایا ہے۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند فرمائے۔

اس تعزیتی ریزولیوشن کی نقول بدر اور الفضل میں برائے اشاعت کے لئے اور مرحوم کے والد صاحب کی خدمت میں بھجوائی جائیں تا وہ ہم سب کی طرف سے اپنے جملہ متعلقین کو ہمدردی کا پیغام پہنچا سکیں۔

جموں شہر میں ایک کامیاب جلسہ

"اسلام اور امن عالم" پر ایک مبسوط تقریر۔ ہندو سکھ مسلم سامعین کی طرف سے اظہار پسندیدگی

(از مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صوبہ جموں)

(۵)

پندرہ سال بعد جموں میں کامیاب جلسہ

علاقہ جموں دیو بچھ میں تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس کی معیت میں ہم سب مورخہ ۱۶ر جولائی کو جموں پہونچے۔ دوسرے روز مکرم محمد ایوب خان صاحب ڈپٹی اسپیکر جموں و کشمیر اسمبلی جموں و کشمیر سے ملاقات کی۔ موصوف نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جموں میں بھی مولانا صاحب کی تقریر ہو جائے۔ اس جگہ دو درجن معززین شہر سے خان صاحب مولانا صاحب کا تعارف کروایا اور ہندو مسلم اتحاد پر گفتگو سنی اور کافی متاثر ہوئے۔ موصوف نے جلسے کے انتظامات میں مدد فرمائی۔ اور خود بھی شمولیت کا وعدہ فرمایا۔ موصوف بڑے بلند اخلاق اور کردار کے مالک ہیں اور کشمیر و جموں کے محبوب تر لیڈر اور ذمہ دار سیاستدان جیسے اور ہمدرد ہیں۔ اس کے بعد مکرم خواجہ عبد الغنی صاحب گونی ایم۔ ایل۔ اے وکیل جموں سے اُن کے گھر پر ملاقات ہوئی۔ موصوف بھی نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور جلسہ کا سنکر خوش ہوئے بعض اسلامی مسائل میں استفسار فرماتے رہے۔ پروفیسر محمد سلطان صاحب آف بھلیس بھدرواہ ہمارے ساتھ ساتھ تھے مکرم گونی صاحب نے ہمارے وفد کی چائے سے تواضع فرمائی۔ اور جلسے کے انتظامات میں مدد فرمائی۔ پروفیسر صاحب نے لاؤڈ سپیکر کے جملہ انتظامات اپنے ذمہ لئے جزاہ اللہ۔ اور باقی انتظامات خاکسار اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے کئے۔

جلسہ کا اعلان ساز سے شہر میں ہوا۔ اور ساڑھے آٹھ بجے تالاب کھٹیکاں بیلچے مولانا آزاد پارک میں شروع ہوا۔ مکرم غلام قادر صاحب بیگ نے جوش خروش سے حصہ لیا جلسہ کی جملہ کاروائی کو دونتر رنے میں مدد دی جس کے ہم شکر گذار ہیں۔

جلسہ قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ بعد ہ مولانا امینی صاحب کی تقریر پورے ۹ بجے شروع ہوئی۔ آپ کی تقریر بھی ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ مولانا صاحب نے عرب کی ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچا اور

آنحضرت صلعم کی سیرت پاک پر ایک بے مثال لیکچر دیا۔ مختلف مثالیں دیکر عوام کو محسور فرما دیا مذاہب عالم کو ایک سٹیج پر لاکر کھڑا کر دینے والا مذہب اسلام ثابت کیا۔ حضرت رامچندرؑ، کرشنؑ، بابا نانک رحمتہ اللہ کے اخلاق فاضلہ پیش کئے۔ اور ان کو مانکر دینی و دنیاوی کامیابی ثابت کی۔ آخر پر بتایا کہ اگر دنیا کا آئندہ کوئی مذہب ہوگا تو وہ اسلام ہوگا۔ کیونکہ وہ ان سب گذشتہ بزرگوں کی عزت احترام کے لئے آیا ہے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ میں بذریعہ کوڈ بل اور یو۔ این او کا Human Right Charter اس امر کا گواہ ہے کہ جو اصول اسلام نے پیش کئے تھے وہ آج کسی اور نام سے پکار کر دنیا ماننے پر مجبور ہو رہی ہے۔ یہ وہ اصول ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل سرور عالم صلعم نے پیش فرمائے تھے۔ یہ تقریر پورے دو گھنٹے جاری رہی۔ ہندو مسلم عورت مرد سننے آئے ہوئے تھے بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ پورے گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ کا اثر کیفیت اچھا رہا۔ ہندو عورتوں مردوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ اس قسم کا جلسہ ہماری عمر میں پہلا ہے اور مکرم گونی صاحب نے اور دوسرے معززین نے آئندہ شہر کی طرف سے شہی چوک میں جہاں سرکاری طور پر جلسوں کا انتظام کیا جاتا ہے مولانا صاحب کی تقریر کا کشمیر سے واپسی پر پروگرام بنایا کیونکہ اس قسم کی ہندو مسلم اتحاد کی پُر تاثیر تقریر سیاسی پلیٹ فارم سے ہم لوگوں نے کبھی نہیں سُنی۔

اسی جگہ ۲۲ سالہ کے ایک نوجوان محمود احمد صاحب بزاز بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقلال بخشے۔ اور ان کے دوسرے افراد کو بھی جماعت سے منسلک ہو جانے کی توفیق دے۔ آمین۔

جموں میں جلسہ کی رپورٹ یہاں کے دو مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی جسے علیحدہ طور پر بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

اگلے روز مکرم مولانا صاحب سرینگر جانے کیلئے روانہ ہوئے اور ہم نے مولانا کو بس سٹینڈ پر الوداع کہی۔
(باقی ملک اور پر)

۳- پر الوداع کہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور بانیل مرام واپس لائے۔ آمین

جموں میں مذہبی جلسہ

"آزاد پارک میں انعقاد"

(منقول از اخبار سندیش جموں مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۶۰ء)

"جموں (ڈاک سے) کل ۱۸ر جولائی ۱۹۶۰ء رات کے ۹ سے ۱۱ بجے تک مولانا آزاد پارک جموں میں ایک مذہبی جلسہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ منعقد ہوا جس میں مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ اسلام مدراس نے اسلام اور امن عالم پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کی سائنسی ترقی اور نئی نئی ایجادات کے غلط استعمال اور نیز سینما کلچرل اجتماعات کے بدتاثرات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے بتلایا کہ ایٹمی ذرائع سے دنیا کا اصل امن نہیں ہوسکتا البتہ دنیا کا امن ضرور برباد ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حالیہ تجربات ثابت کر رہے ہیں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت خود زندہ رہو دوسروں کو زندہ رہنے دو۔ ہمدردی حسن اخلاق اور پریم محبت سے دنیا کا امن صحیح معنوں میں قائم ہوسکتا ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ آج کل عقلی دلائل کا زمانہ ہے۔ لوگوں کو ہر مذہب کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اسلام نرمی محبت اور شفقت کے ساتھ دلائل پیش کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر مذہب میں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اور یہی وہ گھاٹ ہے جس پر ہم سب اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔ اسلام اس بات کی بھی دعوت دیتا ہے کہ تمام پچھلے واقعات کو بھول جاؤ کیونکہ تم پچھلے کے ذمہ دار نہیں ہو۔ آپ نے ہندو سکھ اور مسلم اتہاس سے پریم و محبت کی بے شمار مثالیں پیش کیں اور سننے والوں کو قائل کر دیا کہ دنیا کا امن دراصل ان اصولوں کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

اس لیکچر کو ہندو سکھ اور مسلم سنجیدہ معززین نے بے حد پسند کیا اور مولانا صاحب سے درخواست کی کہ کشمیر سے واپسی پر ایک اور لیکچر سٹی چوک میں دیں۔"

نوٹ: یہی رپورٹ جموں کے ایک دوسرے اخبار "شاردا" مورخہ ۲۰ ۱۲ جولائی میں بھی شائع ہوئی۔

مومن اور قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

مومن کے لئے قربانی اعزاز ہے

میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربانیاں کرنا مومن کے لئے اعزاز ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اپنے انعامات کا وارث بناتا ہے اور اس کی زیادتی کرنا وعدہ خلافی نہیں لیکن سنت اللہ یہ ہے کہ وہ کمزور دل کا خیال رکھتا ہے وہ یکدم حقیقت نہیں کھولتا۔ جوں جوں لوگوں کے ذوق و شوق میں ترقی ہوتی جاتی ہے توں توں وہ حقیقت کھولتا جاتا ہے۔

مومن کی علامت

پس مومن کی علامت تو یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ ہر وقت قربانی کے موقع کی تلاش میں رہتا ہے جیسے چڑیاں دانہ کی تلاش میں رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن قربانی کے راستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ اس کی تلاش سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ راستہ سے ہٹ جاتا ہے تو گھبراتا ہے۔

جب وہ مرتا ہے تو یہ کہتے ہوئے مرتا ہے کہ کاش ہمیں فلاں قربانی کرنے کا بھی موقعہ مل جاتا۔"

پس مبارک ہیں وہ دوست جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر فوری طور پر حصہ لے کر سعادت دارین حاصل کریں۔

تحریک جدید کی اہمیت اور اسکی ضرورت کو احباب پر واضح کرنے کے لئے ۱۴ تا ۲۱ ستمبر تک ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ احباب اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش فرماویں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ملاقاتوں تقاریر اور اشاعت لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ

افریقن نومسلموں کی تعلیم و تربیت!

رپورٹ کارگزاری از جنوری تا اپریل سنہ ۱۹۶۰ء

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن کسموں

مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب اس مشن کے انچارج ہیں ان کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

احمدیہ مسلم مشن کسموں کے ماتحت پانچ جماعتیں کام کرتی ہیں۔ چار افریقن جماعتیں مختلف علاقہ میں موجود ہیں۔ اور ایک ایشین جماعت کسموں میں کام کرتی ہے۔ افریقن جماعتیں ایک سو بیس میل کے علاقہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض جماعتیں کسموں شہر سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہیں اور بعض ۵۰ میل اور بعض ۲۰ میل پر واقع ہیں۔ اور ہر ایک افریقن جماعت میں ایک ایک افریقن معلم کام کرتا ہے۔ کل چار معلم اس وقت اس مشن کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے خاکسار کو آخری دسمبر ۱۹۵۹ء میں جنجہ سے کسموں منتقل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ کسموں پہنچ کر سب سے پہلے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل سے مل کر تمام معلمین اور جماعتوں سے واقفیت حاصل کی۔ مکرم مولانا موصوف نے اپنے تمام کام سے آگاہ کیا اور آئندہ کام کرنے کی ہدایات دیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔ ۲۵ فروری کو مولانا موصوف بارہ سال ایسٹ افریقہ میں تبلیغ کرنے کے بعد رخصت پر پاکستان تشریف لے گئے اس کے بعد خاکسار نے جو کام کیا اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

دورہ جات

کسموں مشن کا چارج لینے کے بعد تمام جماعتوں میں پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے اور ہر معلم اور احباب جماعت کی موجودگی میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا ایک پروگرام تجویز کیا گیا۔ اور دوسرے ماہ جا کر حسب پروگرام کی چیکنگ کی گئی۔ اور مزید ہدایات دی گئیں۔

پھر ہر جماعت کے مرد و زن چھوٹوں بڑوں کو جمع کر کے نماز اور اسلامی مسائل سمجھائے گئے۔ بعض ادعیہ ماثورہ یاد کرائی گئیں۔ معلمین کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ سکھایا گیا۔ از روئے بائبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کی آیات ان کو یاد کرائی گئیں۔ اسلام اور عیسائیت میں فرق کے موضوع پر ان کو نوٹ لکھوائے گئے۔ بعض افریقن جماعتوں نے بہت اچھا کام کیا۔ ان میں سے ایک کیسانگی جماعت ہے اس میں بیس چھوٹے بڑے افراد نے نماز یاد کی اذان سیکھی اور بعض نے قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھنا شروع کیا۔ اور میں جب کبھی ان کے پاس جاتا ہوں اکثر احباب میرے ساتھ مل کر تبلیغ کو جاتے ہیں۔ اور اس میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح ہر معلم کو سلسلہ کی کتب اور اخبار دی گئیں۔ اکثر معلمین نے غیر مسلموں کے پاس جا کر سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ اور بعض نے کچھ فروخت کر کے سلسلہ کی مدد کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ چھوٹے بڑے آٹھ ایشین و افریقن ٹاؤن کا دورہ کیا اور وہاں کے لوگوں سے مل کر اسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور جماعت کا لٹریچر اور اپنی اخبار انگریزی اور سواحیلی پڑھنے کے لئے پیش کیں اکثر احباب نے ہمارا لٹریچر خرید ایسٹ افریقہ ریلوے ٹرین اس قسم کی ہے کہ ان میں ایک بوگی سے دوسری بوگی میں جانے کے لئے راستہ ہوتا ہے جس سے انسان بڑی آسانی سے گاڑی کے چلنے کے دوران میں اول سے لے کر آخر تک جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہر سفر میں گاڑی کے تمام مسافروں میں اپنا لٹریچر اور اخباریں تقسیم کیں۔

کسموں میں کارکردگی

شہر کسموں میں سلسلہ کی کتب اور اخباریں مختلف ہوٹلوں گورنمنٹ کے دفتروں اسٹیشن اور بسوں کے اڈوں پر تقسیم کرتا رہا۔ جماعت احمدیہ ایسٹ افریقہ کے مرکز نیروبی سے دو نکلنے والے اخبار کم و بیش سو کی تعداد میں یہاں آتے ہیں۔ کسموں شہر میں ہر پڑھے لکھے شخص تک پہنچاتے رہے اور باہر بڑے بڑے چیفز اور اعلےٰ عہدہ داروں کو پوسٹ کئے جاتے رہے اور ہر ماہ سلسلہ کا کافی لٹریچر فروخت کیا جاتا رہا۔

ڈاکٹر بلی گراہم کی آمد

یہ شخص عیسائیوں کا ایک مشہور منادی اور بہترین مقرر سمجھا جاتا ہے یکم مارچ کسموں میں اس کا لیکچر تھا۔ اس کی آمد سے پہلے لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں کی طرف سے اشتہارات شائع کر کے لوگوں میں تقسیم کئے گئے تمام بسوں ٹیکسیوں ہوٹلوں اور ہر بڑی گذرگاہ پر چسپاں کئے گئے۔ اس وقت مشن کے پاس کوئی نیا پمفلٹ نہیں تھا۔ مکرم جناب الحاج محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج لائبیریا نے بلی گراہم کو مخاطب کرتے ہوئے خط کی صورت میں ایک مختصر مگر جامع آرٹیکل لکھا تھا جو ایسٹ افریقن ٹائمز میں شائع کیا گیا۔

اس آرٹیکل کو پوسٹر کی صورت میں اپنے خرچ پر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اور بلی گراہم کے لیکچر سے پہلے تمام لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ پرانے اخبار اور اشتہارات تین ہزار کی تعداد میں دور دراز سے بلی گراہم کا لیکچر سننے آئے تھے۔ ان میں تقسیم کئے گئے

پھر مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ جماعت ہائے ایسٹ افریقہ (عدن) نے بلی گراہم کے سامنے اسلام اور عیسائیت کے مقابلے کا ایک نہایت واضح اور آسان طریق رکھا۔ یعنی یہ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اس قول کے مطابق کہ میرے کامل متبعین کو دعا میں سنی جائیں گی (دیکھو مرقس ۱۸/۱۲) کچھ مریض لئے جائیں۔ اور پھر قرعہ اندازی کر کے جو مریض آپ کے حصہ میں آئیں آپ اور آپ کی جماعت کے چند افراد بغیر ظاہری علاج کے ان کے لئے دعائیں کریں۔ جو مریض ہمارے حصہ میں آئیں گے ہم ان کے لئے دعا کریں گے۔ اور جس جماعت کے مریض بغیر علاج کے دعا کے ساتھ تندرست ہو جائیں گے وہ جماعت حق پر سمجھی جائے گی۔ لیکن بلی گراہم نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ اس چیلنج کا چرچا لوکل اخباروں اور ریڈیو پر بھی ہوا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کا دیگر مذہبی جماعتوں میں عموماً اور عیسائی حلقہ میں خصوصاً کافی چرچا ہوا بعض لوگوں نے ہمارے لٹریچر کے ساتھ دلچسپی لینی شروع کر دی۔ بعض تو دوست مشن میں آئے۔ اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ بعض نے خطوط کے ذریعہ بلی گراہم کا پوسٹر منگوایا اکثر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کہ اس وقت عیسائیت کا اگر کوئی جماعت مقابلہ کرنے والی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے اس موقعہ پر تین عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ الحمدللہ۔

کافی سکھ دوستوں سے واقفیت ہوئی۔ اور ان کو کتب دیں۔ ایک کتاب ایک سکھ دوست کو دی۔ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر اپنے سکھوں سے جو پاس بیٹھے ہوئے تھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو اس شخص (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی آنکھوں میں خدا تعالےٰ کی محبت کا خمار ہے اور خدا تعالےٰ کی محبت ان کی آنکھوں میں ٹپک رہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس عرصہ رپورٹ میں افریقن جماعتوں کے چار دورے کئے ۵۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۳ افراد نے اسلام قبول کیا۔ چھ ہزار اشتہارات تقسیم کئے۔ جماعت احمدیہ کے قبرستان میں ایک دن وقار عمل منایا اور قبرستان کی صفائی کی۔ بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے اسباق دیئے گئے۔ اسمٰعیلیہ جماعت جو آغاخان کی پیرو ہے۔ اس کے چند نوجوانوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ گورنمنٹ ہسپتال کے مریضوں کی تیمارداری کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بہتر رنگ میں محنت کیساتھ کام کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

ایک غیر از جماعت دوست مکرم عبدالخالق صاحب اپنے بیٹے کی علالت کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ ہر قسم کے علاج معالجہ کے باوجود کچھ افاقہ نہیں ہوتا۔ وہ جملہ احباب جماعت احمدیہ سے اپنے بچہ کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے اور انہیں اور ان کی اہلیہ کی ایسی پریشانی کو جلد دور فرمائے آمین۔ (چوہدری) محمد ابراہیم معلم وقف جدید مکانہ ار کہید وہ ا

منقولات

"افریقہ میں اسلام"

عنوان بالا سے روزنامہ انقلاب بمبئی نے اپنی ۴ر جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں جو مقالہ افتتاحیہ تحریر فرمایا اور اس میں احمدیہ جماعت کا بھی اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں (ادارہ)

جون سنہ ۱۹۶۰ء کا مہینہ براعظم افریقہ کی تاریخ میں آب زر سے لکھا جائے گا اس لئے کہ اس مہینے کے آخری بارہ دنوں کے اندر افریقہ کے چھ ملکوں نے مغربی سامراج کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کیا۔

مسلمانان عالم کیلئے مخصوصیت کے ساتھ یہ امر اطمینان و مسرت کا باعث ہے۔ براعظم افریقہ کے مسلمانوں کو خاص دلچسپی ہے کیونکہ کسی بھی براعظم میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب اتنا زیادہ نہیں جتنا براعظم افریقہ میں ہے۔

مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد براعظم ایشیا میں ہے۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ۴۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے تقریباً ۳۲ کروڑ مسلمان ایشیا میں آباد ہیں۔ لیکن ایشیا کی کل ایک ارب پچاس کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب بیس فی صدی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ ایشیا میں ہندوؤں کی آبادی بھی مسلمانوں کے برابر ہے گویا ایشیا میں ہندو اور مسلمان مل کر چونسٹھ کروڑ کے برابر ہوتے ہیں۔

براعظم افریقہ کی کل ۲۱ کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کی آبادی ۹ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ افریقہ میں اتنی زیادہ آبادی کسی اور فرقے کی نہیں۔ گذشتہ ڈیڑھ دو سو سال میں عیسائیوں نے افریقہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے بہت کچھ کیا۔ اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ افریقہ کے حبشیوں اور غیر حبشیوں کی عیسائی مبلغوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ اس کے باوجود افریقہ میں عیسائیوں کی تعداد ۵ کروڑ سے تجاوز نہ کر سکی۔ اگر مسلمانوں کو تبلیغ کی وہی سہولتیں حاصل ہوتیں جو عیسائیوں کو ہیں۔ اور اگر مسلمان مبلغوں کو اسی سطح پر تربیت دی جاتی جس سطح پر عیسائی مبلغوں کو دی جاتی ہے تو افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی کہیں زیادہ ہوتی۔ اور افریقہ مسلم براعظم کے نام سے یاد کیا جاتا۔ بد قسمتی سے مولویوں اور ملاؤں کی بہت بڑی اکثریت اس قابل نہیں کہ نئے ڈھنگ سے اسلام کی تبلیغ کر سکے۔ شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ نام نہاد مولویوں اور ملاؤں کی وجہ سے اسلام کو فائدہ سے زیادہ نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس وقت افریقہ میں تبلیغی خدمات صرف ایک احمدیہ مشن انجام دے رہا ہے اگر مسلمانوں کے دوسرے تبلیغی مشن بھی افریقہ پہنچیں تو وہاں زیادہ تیزی کے ساتھ اسلام کی روشنی پھیلائی جا سکتی ہے۔

امریکہ کے ایک مشہور عیسائی مبلغ ڈاکٹر بلی گراہم نے حال ہی میں افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد "نیویارک ٹائمس" کے ایک نمائندے کو ایک بیان دیا ہے جس کے دوران میں انہوں نے کہا کہ "افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مابین سخت مقابلہ ہو رہا ہے اور ایک دن ایسا آ سکتا ہے کہ جب سارا افریقہ حلقہ بگوش اسلام ہو جائے"۔ کچھ عرصہ قبل برطانیہ کے ایک پادری نے لندن ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا تھا کہ "افریقہ میں اگر چار بت پرست عیسائی مذہب اختیار کرتے ہیں تو ان کے مقابلے میں سات بت پرست حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں ...... ایک بت پرست کو مسلمان بننے میں صرف چار منٹ لگتے ہیں۔ اس کے برعکس عیسائی بننے میں چار سال لگ جاتے ہیں"۔ یہ ایک طرح سے عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی سادگی کا اعتراف ہے اور اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ افریقہ کس طرف جا رہا ہے۔

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت

اخبار الجمعیۃ دہلی کے سنڈے ایڈیشن مجریہ ۱۷ر جولائی سنہ ۱۹۶۰ء میں ادارہ کالم کے ایڈیٹوریل صفحہ پر جو تین ذیلی عنوانات کے ماتحت نوٹ شائع ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:-

" امریکن اخبارات میں یہ اطلاعات کئی ماہ سے شائع ہو رہی ہیں کہ وسطی اور مغربی افریقہ میں اسلام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ایک صدی قبل سے مغربی ممالک کا یہ تصور رہا ہے کہ افریقہ عقیدہ کے اعتبار سے ایک نہ ایک نہ ایک دن عیسائی ہو جائے گا لیکن اب اسلام عیسائیت کی راہ میں روک بن کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اور وہاں وہ تیزی کے ساتھ پھیلتا جا رہا ہے صورت حال یہ ہو گئی ہے اگر وہاں ایک شخص عیسائی بنتا ہے تو دس افراد حلقہ بگوش اسلام ہوتے جاتے ہیں!

معلوم نہیں کہ ان اطلاعات کی اصلیت کیا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ عیسائی مشنری اپنی مہم کو تیز کرنے کے لئے اشاعت اسلام کا ہوا کھڑا کر دیتے۔ تاکہ ایک طرف مسلمانان عالم اشاعت اسلام کی خبریں سنکر خوش ہو جائیں اور اس خیال سے اپنی جد و جہد ختم کر دیں کہ اسلام تو پھیل ہی رہا ہے۔ اور کچھ خدا کے بندے اس فرض کو انجام دے ہی رہے ہیں۔ اس لئے انہیں مطمئن ہو کر بیٹھ جانا چاہیئے اور دوسری طرف عیسائی دنیا بھی چوکنے اور عیسائی مشنریوں کی امداد کرے ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کون سے مسلمان مشنری ہیں جو افریقہ میں اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور انہیں کہاں سے امداد ملتی ہے۔ تاہم اشاعت اسلام کے بارے میں جو اطلاعات شائع کی جا رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائی مشنری اسلام سے غافل نہیں ہیں اور وہ اپنا سب سے بڑا حریف اسلام ہی کو سمجھتے ہیں۔

اسلام عیسائیت کا حریف

عیسائی مشنری بت پرست قوموں کی طرف سے بالکل مطمئن ہیں۔ کیونکہ بت پرستی نہ تو تبلیغ کی چیز ہے۔ اور نہ اس طرف انسانی فطرت مائل ہو سکتی ہے۔ مثلاً عیسائی اداروں نے ہندو دھرم کو کبھی اپنا حریف نہیں سمجھا وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک فلسفی اور جغرافیائی مذہب ہے جو تبلیغی مذہب نہیں ہے اگرچہ ہندوؤں نے بھی بعض ایسی تحریکیں چلائی ہیں۔ جنہیں لے کر وہ دوسرے ممالک کو گئے ہیں اور مختلف ناموں سے کام کر رہے ہیں رام کرشنا مشن امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے۔ لیکن عیسائیوں نے ان پر کبھی توجہ نہیں دی انہوں نے ہمیشہ اسلام ہی کو اپنا حریف سمجھا اور ہر میدان میں ان کا مقابلہ کیا۔ آج بھی عیسائی مشن اسلام کی طرف سے غافل نہیں ہے اور اسے یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ جو میدان عیسائی مشنریوں نے اپنے لئے مخصوص کئے۔ اسلام وہاں بھی سرعت کے ساتھ داخل ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کو نہ یہودیوں کی فکر ہے نہ بدھ ازم کی نہ کنفیوشیس کی نہ زرتشتیوں کی نہ تاؤ ازم کی اور نہ شنٹو ازم کی اور نہ ہندو دھرم کی اگر فکر ہے تو اسلام ہی کی بڑھتی ہوئی قوت کی ہے اور ان کو اگر گھبراہٹ ہے تو مسلمان مشنریوں کا!

اشاعت کا سبب

اگر یہ اطلاعات کسی حد تک صحیح ہیں کہ افریقہ میں اسلام تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں ایک سادہ سہل اور قابل فہم مذہب ہے۔ جو ہر سوسائٹی اور ہر قوم کی روحانی مادی اور اخلاقی ضروریات پوری کرتا ہے ایک شخص جو مسلمان ہونا چاہے اسے کسی ذریعہ اور وسیلہ کی ضرورت نہیں وہ آپ ہی مسلمان بن جاتا ہے۔ اگر وہ جنگل میں اکیلا ہو تو اسلام کی بنیادی تعلیم کا اقرار کر کے اپنے آپ کو مسلمان بنا سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص عیسائی بننا چاہے تو اسے مختلف منزلوں سے گزرنا ہوگا اور اسے ایک پادری ہی عیسائی بنا سکتا ہے۔ بپتسمہ کے جھگڑے الگ ہیں اور دوسری پابندیاں ان کے علاوہ۔ حیرت ہے کہ مسلمانوں میں مشنری طرز کی کوئی جماعت نہیں نہ ان کے پاس اتنا روپیہ کہ دنیا بھر میں بانٹ سکیں نہ بائیبل سوسائٹیز جیسے ادارے پھر بھی دنیا میں اشاعت اسلام کا سلسلہ جاری ہے اور جو تھوڑے بہت مسلمان مبلغ نظر آتے ہیں وہ بھی اپنے کام سے لگے ہوئے ہیں۔ اسلام نے تبلیغ کا جو طریقہ بتایا ہے وہ بہت ہی سادہ اور موثر ہے یعنی اپنے کردار سے اسلام کی سچائی پر شہادت دوسروں کو یہ موقع دینا کہ وہ مسلمانوں کے عمل سے اسلام کی سچائی کو پرکھیں۔ ایک ایسی تبلیغ ہے۔ جس کا نشانہ خطا نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس یہ طریقہ مسلمان کبھی نہ آزما سکے بلکہ ان کا عمل ہمیشہ الٹا رہا اور وہ اپنے عمل سے دوسروں کو اسلام سے نفرت ہی دلاتے رہے۔"

(الجمعیۃ دہلی سنڈے ایڈیشن ص ۱۷)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب آف شاہجہانپور کا بچہ کئی ماہ سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت عزیزہ موصوف کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو جلد صحتیاب فرمائے۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ولادت: میرے چھوٹے بھائی حمید الدین صاحب کو ۲۰ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ قمر الدین ہلوی درویش قادیان

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

مندرجہ ذیل عہدیداران کے تقرر کی منظوری ۳۰/۴/۶۲ تک ہے، سوائے ان مقامات کے جہاں مشروط منظوری دی گئی ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

مونگھیر

۱۔ مولوی سید محمد نعیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگھیر (مشروط منظوری چھ ماہ)
۲۔ محمد عبد السلام صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ 〃 〃 〃
۳۔ عبد الغفور صاحب 〃 تعلیم و تربیت 〃 〃 〃
۴۔ سید عبد الرزاق صاحب 〃 مال 〃 〃 〃

پینگاڈی

۱۔ اے۔ پی مصطفےٰ صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ جماعت احمدیہ پینگاڈی
۲۔ ایم۔ ابن۔ عبد اللہ صاحب 〃 مال 〃 〃 〃 〃

بمبئی

۱۔ عبد الہادی صاحب نائب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بمبئی

دیودرگ

۱۔ عبد الکریم صاحب نور پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیودرگ ضلع رائچور

کوڈالی

۱۔ سی عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ و آڈیٹر جماعت احمدیہ کوڈالی مالابار
۲۔ سی برکت اللہ صاحب سیکرٹری جملہ صیغہ جات 〃 〃

شکریہ و درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز محمد یٰسین الہ دین اب بفضلہ تعالیٰ رو بہ صحت ہیں اور ہسپتال سے گھر آ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن دوستوں اور بزرگوں نے ہمدردی کے خطوط لکھے اور دعا کی میں ان احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

خاکسار طالب دعا یوسف احمد الہ دین از سکندرآباد دکن

۲۔ احباب کو بذریعہ اخبار بدر اس بات کا علم ہے کہ میں عرصہ تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہوں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت نے جس قدر میرے لئے دعائیں فرمائی ہیں میں ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ ان کی دعاؤں کی برکت سے پہلے کی نسبت کچھ آرام ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نیم شبی دعاؤں کا سلسلہ اسی طرح [illegible] جاری رکھیں کہ وہ شافی [illegible] مجھے اس بیماری سے کامل طور پر شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار راجہ غلام محمد [illegible] جماعت احمدیہ پیک ایمریج

اظہار تشکر

(۱) محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایک اعزاز عطا فرمایا ہے۔ یعنی آپ کلاس [illegible] کے پروفیسر قرار پائے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس موقعہ پر سید صاحب موصوف شکرانہ [illegible] [illegible] بطور چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سید صاحب موصوف کی عمر و صحت میں برکت دے۔ اور خدمت اسلام اور ملک و قوم کے نمایاں مواقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

۔۔۔ محترم ڈپٹی [illegible] صاحب کے صاحبزادہ سید احمد ایوب [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ہاں ولادت با سعادت

مکرم و محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب پروفیسر لنڈن کے ہاں کئی بچیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لنڈن میں ۸ ماہ حال لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیز نومولود کو اللہ تعالیٰ نے صالح۔ خادم دین اور طویل عمر بنائے۔

محترم ڈاکٹر صاحب جب ۲۵ دسمبر گذشتہ کو قادیان تشریف لائے تھے۔ تو خاص طور پر نرینہ اولاد عطا ہونے کے لئے انہوں نے دعا کی تحریک کی تھی۔ اور یہاں معقول رقم بھی انہوں نے تقسیم کی تھی۔ اب بھی انہوں نے ایک چندہ کے لئے دو صد روپیہ اور عقیقہ وغیرہ کے لئے رقم بھجوائی ہے۔ احباب قادیان اس امر کے لئے اور ان کی ترقیات کے لئے دعا کر رہے ہیں اور اس خبر سے بہت مسرور ہوئے ہیں۔

ان کے والد جناب چوہدری محمد حسین صاحب نے ایک ایمان افروز بات لکھی تھی کہ میری ایک آنکھ کا لنڈن کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہوا۔ چونکہ شراب طاقت کی تقویت کے لئے دیا جاتا تھا جو میں نہیں پیتا رہا اس لئے کمی غذا وغیرہ کا صحت پر نقصان وہ اثر پڑا۔ ڈاکٹر نے بعد اپریشن قطعی رائے دیدی کہ آنکھ میں نور نہیں آئے گا۔ اسی دوران میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے میری آنکھ کی مکمل صحت کے لئے قادیان میں دعا کی تحریک کی۔ پٹی کھولنے پر ڈاکٹر معالج از حد حیران ہوا کہ نور آنکھ میں آ چکا تھا۔ میں نے بتایا کہ یہ اس لئے ہوا کہ میرا لڑکا قادیان گیا اور حضرت مسیح کے مزار پر اس نے دعا کی۔ یہ امر معالج کے لئے اور بھی زیادہ تعجب کا موجب ہوا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کے ایک اور بھائی بھی اولاد سے محروم ہیں وہ چوہدری کانہ میں انجینئر ہیں۔ محترم چوہدری صاحب ان کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی تحریک کرتے ہیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ قادیان کا

نظم خوانی کا مقابلہ

قادیان ۶ جولائی۔ آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن کے زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ قادیان کا نظم خوانی کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ مقابلہ کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

مقرر کی گئی تھی۔ اس مقابلہ میں انیس بچوں نے حصہ لیا۔ ایک گروپ آٹھ سال تک کی عمر کے بچوں کا تھا۔ اور دوسرا اس سے اوپر پندرہ سال کی عمر تک کے بچوں کا۔ پہلے گروپ میں حمید احمد نسیم ابن محمد احمد صاحب نسیم اول اور نسیم احمد ابن مستری محمد حسین صاحب دوم آئے۔ دوسرے گروپ میں مظہر الحق ابن حافظ سخاوت علی صاحب اور حمید الدین ابن مستری محمد الدین صاحب دوم آئے۔ صدارت کے فرائض محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے۔ نے ادا فرمائے۔ اور ججوں کے فرائض مکرم فضل الٰہی خان صاحب اور ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے۔ مقابلوں کا یہ سلسلہ بچوں میں دینی ذوق پیدا کرنے کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ بچوں میں انعامات تقسیم کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ۴۸ روپیہ سالانہ کا عطیہ دیا ہے۔ جزاہم اللہ

خاکسار چوہدری فیض احمد گجراتی
جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

* مکرمہ ڈپٹی صاحبہ۔ موصوفہ نے شکرانہ فنڈ میں دس روپے ادا فرمائے ہیں۔ درویشان و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیز موصوف کے لئے مزید ترقیات کا باعث بنائے اور روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے آمین۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

لازمی چندہ جات کی ادائیگی
دیگر چندوں پر مقدم ہے

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندے ہیں جن کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی اور ان کی باقاعدہ ادائیگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی ہے:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکتا"۔
(تبلیغ رسالت)

گویا کہ تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرنے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے کہ وہ سلسلۂ بیعت سے کٹ کر سلسلۂ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ عرصہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔

لازمی چندہ جات کی اہمیت اور فرضیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ۱۹۴۳ء میں مطالبہ تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"تحریک میں انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا جو اپنے بقائے ادا کریں گے اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے ہر وہ شخص جس کے ذمہ (لازمی) چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں وہ فوراً اپنے بقائے پورے کرے اور آئندہ کیلئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائے جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے بقاؤں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی کریں گی میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔

اسی خطبہ میں آگے چل کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ

"آج وہی شخص اس جنگ یعنی "تحریک جدید" کے مطالبات میں شامل ہوگا جو اپنے بقاؤں کو بے باک کر کے آئندہ کیلئے فریضہ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کرے گا"۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کریں گے اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے"۔

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ان واضح ہدایات کے باوجود کوئی شخص ان فرضی چندوں کو نظرانداز تو نہیں کر رہا کیونکہ اس وقت جماعت کے سامنے بعض اور ضروری تحریکات بھی ہیں مثلاً تحریک جدید، وقف جدید، چندہ نشر و اشاعت، درویش فنڈ وغیرہ وغیرہ یہ تمام تحریکات بھی اگرچہ وقتی طور پر نہایت ضروری ہیں لیکن پھر بھی بمقابلہ لازمی چندہ جات ان کا درجہ نوافل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعت کے لازمی چندے ہیں اور سب سے اہم اور مقدم ہیں ممکن ہے بیک وقت متعدد تحریکات میں حصہ لینے کی وجہ سے کوئی شخص فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے یا رمضان کے روزے تو نہ رکھے اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے لیکن جس طرح ایسا کرنا بجائے فائدہ کے انسان کو قابل مواخذہ بناتا ہے۔ اسی طرح دیگر تحریکات کی بنا پر فرضی چندوں میں کوتاہی اور سستی اختیار کرنا ایسے احباب کو خدا تعالیٰ کے نزدیک مورد الزام بنا دے گا۔ البتہ جس طرح فریضۂ اعمال و عبادات بجالانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کے موجب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح لازمی چندہ جات میں باقاعدگی کے ساتھ ساتھ دیگر تحریکات میں حصہ لینے کر مالی قربانی کا بہترین نمونہ پیش کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا موجب ہوتا ہے اور سلسلہ احمدیہ کی موجودہ ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ احباب جماعت لازمی چندہ جات میں سو فی صدی ادائیگی کے علاوہ سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات میں بھی اپنا قدم آگے بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران لازمی چندہ جات کے تقدم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی جگہ وصولی چندہ جات کا محاسبہ کریں گے۔ اور اپنی جماعتوں کے بقایا دار افراد کی تربیت و اصلاح کی طرف فوری توجہ دیں گے۔ موجودہ مالی سال کے تین ماہ گذر رہے ہیں اور ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے لازمی چندوں کی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی یا برائے نام ہوئی ہے۔ تمام جماعتوں کو ان کے ذمہ سابقہ بقایا کی اطلاعات بھی نظارت ہذا کی طرف سے حال ہی میں ارسال کی جا چکی ہیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام عہدہ صاحبان اور سیکرٹریان مال کو ابھی سے کوشش اور جدوجہد شروع کرنی چاہیئے تاکہ آخر مالی سال تک نہ صرف موجودہ سال کی وصولی سو فیصدی بجٹ کے مطابق ہو سکے بلکہ سابقہ بقایا کی رقوم کا بیشتر حصہ بھی بے باق ہو جائے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم فی الحال اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ بعمل پورا کر سکیں آمین

فقط خاکسار ناظر بیت المال قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال

از ۱۹ ۷/۶۰ — تا — ۱۹ ۱۰/۶۰

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۹ ۷/۶۰ تا ۱۴ ۱۰/۶۰ بالغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ بابت سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	قادیان	۱۹ ۷/۶۰	بجوپورہ	۲۰ ۷/۶۰	ایک یوم	
۲	بجوپورہ	۲۱	انبیٹھ	۲۱	۲ "	
۳	انبیٹھ	۲۲	انجولی	۲۴	۱ "	
۴	انجولی	۲۵	دہلی	۲۵	۲ "	
۵	دہلی	۲۷	صالح نگر	۲۸	۲ "	
۶	صالح نگر	۳۰	ساندھن	۳۱	۲ "	
۷	ساندھن	۲ ۸/۶۰	علی پور کھیڑہ	۳ ۸/۶۰	۱ "	
۸	علی پور کھیڑہ	۴	ننگلہ گھنوں	۴	۲ "	
۹	ننگلہ گھنوں	۷	جے پور	۷	۲ "	
۱۰	جے پور	۹	کشن گڑھ	۹	۱ "	
۷	کشن گڑھ	۱۰	جھانسی پرگاؤں	۱۱	۱ "	
۱۲	جھانسی پرگاؤں	۱۲	راٹھ	۱۴	۱ "	
۱۳	راٹھ	۱۶	مسکرا	۱۶	۱ "	
۱۴	مسکرا	۱۸	سودھا موکریا	۱۸	۲ "	
۱۵	سودھا موکریا	۲۰	کانپور	۲۰	۳ "	
۱۶	کانپور	۲۳	امروہہ	۲۴	۲ "	
۱۷	امروہہ	۲۶	سردار نگر	۲۶	۱ "	
۱۸	سردار نگر	۲۸	بریلی	۲۸	۱ "	
۱۹	بریلی	۳۰	شاہجہانپور کٹیا	۳۰	۲ "	
۲۰	شاہجہانپور	۲ ۹/۶۰	لکھنؤ	۳ ۹/۶۰	۱ "	
۲۱	لکھنؤ	۴	گونڈہ	۵	۱ "	
۲۲	گونڈہ	۶	فیض آباد	۶	۱ "	
۲۳	فیض آباد	۸	بنارس	۸	۱ "	
۲۴	بنارس	۱۰	آرہ	۱۰	۱ "	
۲۵	آرہ	۱۲	پٹنہ	۱۲	۱ "	
۲۶	پٹنہ	۱۴	مظفرپور	۱۴	۱ "	
۲۷	مظفرپور	۱۵	مونگھیر	۱۵	۲ "	
۲۸	مونگھیر	۱۷	اورین	۱۷	۱ "	
۲۹	اورین	۱۸	چک مسکن	۱۸	۱ "	
۳۰	چک مسکن	۱۹	خانپور ملکی	۱۹	۳ "	
۳۱	خانپور ملکی	۲۲	بلاری	۲۲	۲ "	
۳۲	بلاری	۲۴	بھاگلپور	۲۵	۲ "	
۳۳	بھاگلپور	۲۷	برہ پورہ	۲۷	۱ "	
۳۴	برہ پورہ	۲۹	رانچی	۳۰	۱ "	
۳۵	رانچی	۱ ۱۰/۶۰	جمشید پور	۱ ۱۰/۶۰	۲ "	
۳۶	جمشید پور	۳	موسی بنی مائنز	۳	۴ "	
۳۷	موسی بنی مائنز	۷	جیو بھنڈار	۷	۱ "	
۳۸	جیو بھنڈار	۹	کلکتہ	۱۰	۵ "	
۳۹	کلکتہ	۱۴	بھرت پور	۱۴	۲ "	

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

حیدرآباد ۲۵ر جولائی۔ بھارت کے نائب راشٹرپتی ڈاکٹر رادھاکرشنن نے آج یہاں ایک تعلیمی ادارہ کے نئے بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم بھارت میں متعدد مشکلات ابھرتی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ مشکلات جو صوبائی وفاداریوں۔ صوبائی تعصب اور فرقہ اور برادری کے تعصبات اور انتشار پسندانہ رجحانات سے پیدا ہو رہی ہیں۔ آپ نے کہا آج بھارت کا ہر صوبہ اپنے آپ کو آزاد اور خودمختار سٹیٹ سمجھنے لگا ہے۔ حالانکہ بیرونی دنیا میں رجحان یہ ہے کہ ساری دنیا کی ایک برادری قائم ہو۔ اور تمام ممالک ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں ہمارے لئے یہ بات درست نہیں ہوگی کہ ہم ایسے رجحانات اختیار کریں جو اس آمدورفت کے منافی ہو۔ جب ساری دنیا متصل کرنے کے لئے کوشاں ہے آپ نے کہا یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ آج ہمارے ملک میں بعض لوگ اپنے آپ کو پناہ گزین جانتے ہیں اور اس بات پر ہمارے سر شرم کے مارے جھک جاتے ہیں۔ اس لئے وقت ہے کہ ہم تنگ نظری تعصبات اور عبوری جھوٹی وفاداریوں سے اپنے ذہن صاف اور مبرا کریں۔ آپ نے لوگوں کو مہاتما گاندھی کی تعلیمات کی یاد دلاتے ہوئے کہا کہ ہم متحد ہو جائیں۔ اور سچائی۔ نیکی اور انسانیت اختیار کریں۔ آج ملک میں ان اعلیٰ قدروں کا فقدان ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا ہر شخص کو سچائی اور نیکی اختیار کرنی چاہئے۔ جہاں دونوں خوبیاں مل جائیں وہ جگہ سورگ بن جاتی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ر جولائی۔ بری فوج کے چیف آف سٹاف (کمانڈر انچیف) جنرل کے۔ ایس تھمایا نے "فوج ذریعہ معاش" کے عنوان سے آج رات آل انڈیا ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے جنرل تھمایا نے کہا کہ گزشتہ ۱۳ برسوں میں متعدد خارجی یا داخلی مخالفانہ رجحانات کے باوجود دیکھا جائے پر اقتصادی و صنعتی معجزے کے تحت رہیں سب کا مقصد قومی خوشحالی میں اضافہ کرنا تھا۔ جو کچھ حاصل ہوا ہے اسے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک اچھی فوج قائم رکھی جائے۔ ہندوستان کی موجودہ فوج کو بھاری تعداد میں نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حیران کن امر ہے کہ بہت کم و بیش لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ حقیقتاً ایک قومی فوج ہے جس میں افسروں کے مراتب کے لئے انتخاب یا بھرتی بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے تمام شہریوں کے بیٹوں کے لئے کھلی ہے۔

فوج کے ذریعہ معاش کے بارے میں جنرل تھمایا نے کہا کہ اس ملازمت میں حکومت کے کئی سول و غیر فوجی ادارے و غیر ادارے کام کر رہے ہیں۔ یہ نوجوانوں کے لئے ان میں سے کسی خدمت میں شامل ہو سکنے کے لئے جو اُن کے مزاج کے لئے موزوں ہوں راستے کھلے ہیں۔

آپ نے کہا آزادی کے بعد ہم نے کوریا، ہند چینی، غزہ اور لبنان میں افسر بھیجے ہیں۔ اور اب ہم کانگو بھی فوج بھیج رہے ہیں۔ علاوہ ازیں افسروں نے انفرادی طور پر فوجی اتاشی یا تمام بڑے بڑے ممالک میں سفارتی عملہ پر خدمت انجام دی ہے۔ چنانچہ یہ بہترین مواقع آپ سب کے لئے موجود ہیں جن کا حصول آپ کی اہلیت پر منحصر ہے۔ لیکن اگر آپ کوئی محفوظ اور آرام دہ نوکری پسند کرتے ہیں جس کی بھاری تنخواہ ہو اور آپ کا مقصد مستقبل کے لئے روپیہ جمع کرنے کے سوا کچھ نہ ہو تو ہمیں فوج کے لئے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔